صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 7۔اپریل2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 7۔اپریل 2016ء 28جمادی الثانی 1437 ہجری 7شہادت 1395ہش جلد101-66 نمبر79

## دس آدمی ساتھ لے گئے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج اور غریب لوگ تھے۔ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ ان میں سے ایک کو لے جائے اور جس کے گھر چار کا کھانا ہو وہ ان میں سے دو کو لے جائے۔حضرت ابوبکرؓ تین کو گھر لے گئے اور آنحضرت ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث نمبر3316)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی روایت ہے کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے۔اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا۔اور سردی بہت ہے۔فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔پھر میں مفتی فضل الرحمان صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا۔لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔آپ نے فرمایا کسی اور کو دے دو۔مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔پھر میں لے آیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا اور وہ سردیوں کے دن تھے۔اور میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی وغیرہ نہیں تھی۔میں نے حضرت کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضور رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے۔حضور مہربانی کر کے کوئی کپڑا عنایت فرمائیں۔حضرت صاحب نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دُھسا ارسال فرمائے اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے،اور دُھسا میرا۔آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں۔

## واقفین نو کے والدین متوجہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
’’ماں باپ بھی صرف وقف کر کے بیٹھ نہ جائیں بلکہ بچوں کو مستقل سمجھاتے رہیں۔میں یہی مختلف جگہوں پر ماں باپ کو کہتا رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ تم وقف نو ہو ہم نے تم کو وقف کیا ہے تم نے جماعت کی خدمت کرنی ہے،اور جماعت کا ایک مفید حصہ بننا ہے۔اس لئے کوئی ایسا پیشہ اختیار کرو جس سے تم جماعت کا مفید وجود بن سکو۔‘‘
واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔
(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

## داخلہ برائے ہومیو پیتھک کورس

《طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ》

ایسے احمدی طلباء وطالبات جو ایف ایس سی (پری میڈیکل) A لیول یا مساوی تعلیم رکھتے ہوں اور طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے توسط سے کورس اور ٹریننگ حاصل کر کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بن کر انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف،صدر محلّہ/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ زیر دستخطی کو ارسال فرمائیں۔بیرون ممالک سے درخواستیں بذریعہ فیکس بھجوائی جا سکتی ہیں۔
امسال طلباء اور طالبات کیلئے تین تین نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔کورس کی تکمیل کے بعد دو سال کی ٹریننگ لازمی ہوگی۔کورس اور ٹریننگ کے دوران تعلیمی اخراجات کے علاوہ ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
فون نمبر: +92 47 6212685
فیکس: +92 47 6213091
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاءالاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

# خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

## خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء

س: حضورانور نے ابتدائے خطبہ میں کس اہم امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! دنیا میں بہت سی باتیں بہت سے لوگ لغو اور بلاوجہ کرتے ہیں یا مذاق میں کسی کو کوئی لغو بات کہہ دیتے ہیں جس سے جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی طنزیہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں جس سے دوسرے کو تکلیف بھی پہنچتی ہے یا ایسی بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں جو کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچا رہی ہوتیں۔ صرف وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے لغو باتوں سے روکا ہے۔

س: مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات پر کیا لطیفہ ہوا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ کوئی چوہڑا لاہور کے پاس سے ایک مرتبہ گزرا، گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شہر میں کہرام مچ رہا ہے۔ ہندو مسلمان مرد عورت سب رو رہے ہیں۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں امن قائم ہو گیا تھا اور اس نے خرابیوں کو بہت حد تک دور کر دیا تھا۔ پس اس امن کو دیکھتے ہوئے جو اس کی وجہ سے ملک کو حاصل ہوا تھا اس کی موت کا سب کو صدمہ تھا۔ اس نے کسی سے اس کی وجہ دریافت کی تو اسے بتایا گیا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ مر گیا ہے۔ وہ بڑی حیرت سے اس شخص کا منہ دیکھنے لگا اور بولا کہ لوگ اس کی وفات پر اتنے بیتاب کیوں ہیں میرے باپ جیسے لوگ مر گئے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کس شمار میں ہیں۔ یہ لطیفہ بیان کر کے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ جسے کسی چیز کی قدر ہوتی ہے وہی اس کے نزدیک بڑی ہوتی ہے۔

س: دوسروں پر احسان جتانے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے کون سا واقعہ بیان کیا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے کسی شخص کی دعوت کی اور اپنی طاقت کے مطابق اس کی تواضع میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جب مہمان جانے لگا تو اس سے گھر والا معذرت کرنے لگا اور اپنی مجبوریاں بتلائیں اور کہا کہ آپ کی پوری طرح خدمت نہیں کر سکا امید ہے کہ آپ معاف کریں گے۔ یہ سن کر مہمان کہنے لگا کہ میں جانتا ہوں تم کس غرض سے کہہ رہے ہو تمہارا منشاء یہ ہے کہ میں تمہاری تعریف کروں اور تمہارا احسان مانوں۔ لیکن تمہیں میرا احسان ماننا چاہئے۔ میزبان نے کہا آپ کا جو احسان ہے تو وہ مجھے بتا دیں میں اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہوں۔ اس پر مہمان نے کہا۔ تم ذرا اپنے کمرے کو دیکھو۔ جہاں تم نے مجھے بٹھایا ہوا ہے اس میں کئی ہزار کا سامان پڑا ہوا ہے جب تم میرے لئے کھانا لینے اندر گئے تھے میں چاہتا تو دیا سلائی جلا کر یہ سب کچھ جلا دیتا۔ تم ہی بتاؤ کہ ایک پیسے کا بھی سامان باقی رہ جاتا۔ تو دیکھو کوئی انسان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بجائے محسن کا احسان پہچاننے اور شکریہ ادا کرنے کے یہ سمجھتا ہے کہ میں احسان کر رہا ہوں۔ پس ایک مومن کو حقیقی طور پر احسان کرنے والے کا شکر گزار ہونا چاہئے نہ کہ اس شخص کی طرح احسان فراموش۔

س: صحیح علم کا حصول بہت ضروری ہے اس بارے میں حضور انور نے ایک پیر کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک بادشاہ کسی پیر کا بڑا معتقد تھا اور اپنے وزیر کو کہتا رہتا تھا کہ میرے پیر سے ملو۔ آخر ایک دن جب بادشاہ پیر کے پاس گیا تو وزیر کو بھی ساتھ لیتا گیا۔ پیر صاحب نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ بادشاہ سلامت! دین کی خدمت بڑی اچھی چیز ہے۔ سکندر بادشاہ نے اسلام کی خدمت کی اور وہ اب تک مشہور چلا آتا ہے۔ یہ سن کر وزیر نے کہا کہ دیکھئے حضور! پیر صاحب کو ولایت کے ساتھ تاریخ دانی کا بھی بہت ملکہ ہے۔ اس پر بادشاہ کو اس پیر سے نفرت ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود یہ قصہ سنا کر فرمایا کرتے تھے کہ علم بھی نہایت ضروری ہے۔ جب تک انسان اس سے واقف نہ ہو دوسروں کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے اس کی حضور انور نے کیسے وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ایک مثال بیان کی ہے۔ کہ کسی شخص کے دو بیٹے تھے اس نے اپنا مال ان میں بانٹ دیا چھوٹا بیٹا اپنا سارا مال لے کر چلا گیا۔ وہاں اس نے سارا مال بد چلنی میں ضائع کر دیا اور وہ ایک شخص کے ہاں چرواہے کے طور پر ملازم ہو گیا۔ جب وہ واپس آیا تو باپ نے خوشی منائی۔ تو دوسرے بیٹے نے شکایت کی اس پر باپ نے کہا کہ تو ہمیشہ میرے پاس ہے اور میرا جو کچھ ہے وہ تیرا ہی ہے لیکن تیرے اس بھائی کے آنے پر اس لئے خوشی منائی گئی کہ یہ مردہ تھا اب زندہ ہوا، کھویا ہوا تھا اب ملا ہے۔ پس جو شخص کسی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے جب وہ غلطی کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جاتا ہے اس کے آگے جھکتا ہے اور اپنے قصور کا اعتراف کرتا ہے اور ندامت کا اظہار کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور پہلے سے زیادہ اس پر رحم کرتا ہے۔

س: حضور انور نے تعلقات سے فائدہ اٹھانے والا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟ اور کیا نصیحت کی۔

ج: فرمایا! ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے تقویٰ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ جب ایک دنیادار کا دنیادار سے تعلق اسے فائدہ پہنچا سکتا ہے تو خدا تعالیٰ کا تعلق تو اس سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کر نفع پہنچانے والا ہے۔ ایک قصہ ہے کہ ایک شخص نے اپنا کچھ روپیہ قاضی کے پاس امانت کے طور پر رکھوایا۔ عرصے کے بعد واپس آ کر اس نے جب روپیہ مانگا تو قاضی کی نیت بدل گئی اور اس نے انکار کر دیا اور ثبوت مانگا۔ اس نے بادشاہ کو شکایت کی بادشاہ نے بھی ثبوت مانگا جو اس کے پاس نہ تھا۔ اس پر بادشاہ نے کہا کہ ایک ترکیب بتا دیتا ہوں اگر تم سچے ہو تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو کہ فلاں دن میرا جلوس نکلے گا اور قاضی بھی اپنی ڈیوڑھی کے آگے موجود رہے گا۔ تم بھی کہیں اس کے پاس کھڑے ہو جانا میں تمہارے پاس پہنچ کر تمہارے ساتھ بے تکلفی سے بات شروع کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب بادشاہ کا جلوس گزر گیا تو قاضی صاحب نے اس شخص سے کہا کہ میاں ذرا بات تو سنو اور کہنے لگا کہ وہ تمہاری امانت پڑی ہوئی ہے آ کے لے جاؤ اور وہ روپیہ اسے دے دیا۔ یہ قصہ سنا کر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ پس بندے کو اللہ تعالیٰ سے دوستی اور محبت کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دے دے اور جس طرف وہ لے جانا چاہے اس طرف چلتا جائے۔

س: حضور انور نے سچے مومن کے لئے کون سی مثال بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود سچے مومن کی مثال سچے دوست سے دیتے تھے۔ آپ سنایا کرتے تھے کہ کوئی امیر آدمی تھا اس کے لڑکے کے کچھ اوباش لڑکے دوست تھے۔ باپ نے اسے سمجھایا کہ یہ لوگ تیرے سچے دوست نہیں ہیں محض لالچ کی وجہ سے تمہارے پاس آتے ہیں مگر لڑکے نے تسلیم نہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد باپ نے کہا کہ میں تمہارا خرچ برداشت نہیں کر سکتا تم اپنے دوستوں سے مانگو جب دوستوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ لڑکا خود ہی ان کو ملنے کے لئے گیا۔ مگر کوئی نہ ملا۔ شام کو گھر واپس لوٹا تو باپ نے پوچھا بتاؤ دوستوں نے کیا مدد کی۔ اس کے انکار پر باپ نے کہا اب آؤ میں تمہیں اپنے دوست سے ملاؤں۔ وہ اپنے دوست کے مکان پر پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی کہ میں آتا ہوں کافی دیر ہو گئی دروازہ کھولنے کے لئے کوئی نہ آیا۔ لڑکے کے دل میں مختلف خیالات پیدا ہونے شروع ہوئے۔ اس نے باپ سے کہا ابا جی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دوست بھی میرے دوستوں جیسا ہی ہے۔ باپ نے کہا کچھ دیر انتظار کرو۔ آخر دوست نے دروازہ کھولا باہر آیا تو گلے میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی ایک ہاتھ میں ایک تھیلی اٹھائی ہوئی تھی دوسرے ہاتھ سے بیوی کا بازو پکڑا ہوا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے کہا کہ معاف فرمائیے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ میں جلدی نہ آ سکا۔ میرے جلدی نہ آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے جب دروازے پر دستک دی تو میں سمجھ گیا کہ آج کوئی خاص بات ہے کہ آپ خود آئے ہیں ورنہ آپ کسی نوکر کو بھی بھجوا سکتے تھے۔ اس لئے یہ تین چیزیں میرے پاس تھیں ایک تلوار اور ایک تھیلی جس میں میرا ایک سال کا اندوختہ ہے اور میری بیوی خدمت کیلئے آئی ہے کہ شاید آپ کے گھر میں کوئی تکلیف ہو۔ تو اس امیر آدمی نے کہا کہ میرے دوست مجھے اس وقت کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے اور کوئی مصیبت اس وقت مجھے نہیں آئی بلکہ میں صرف اپنے بیٹے کو سبق سکھانے کیلئے آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ یہ سچی دوستی ہے اور اس سے بڑھ کر سچی دوستی انسان کو اللہ تعالیٰ سے قائم کرنی چاہئے کہ وہ اپنی جان اور مال اور اپنی ہر چیز کی قربانی کیلئے تیار رہے اور شرح صدر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتا چلا جائے۔

س: کامل محبت کامل اطاعت سکھاتی ہے اس بات کو حضرت مصلح موعود نے کس طرح بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے بڑے خوبصورت رنگ میں بڑے دلچسپ الفاظ میں پیش فرمایا کہ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں دلیلیں نہیں پوچھی جاتیں وہاں انسان پہلے اطاعت کا اعلان کرتا ہے پھر یہ سوچتا ہے کہ میں اس حکم پر کس طرح عمل کروں یہی کیفیت انبیاء کی ہوتی ہے۔ جب اللہ کا حکم ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب بہت اچھا اور یہ کہہ کر کام کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

س: حضرت مصلح موعود نے محبت کے جوش کو عقل پر کن الفاظ میں ترجیح دی؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس وقت محبت کا انتہائی جوش اٹھتا ہے عقل اس وقت کام نہیں کرتی۔ محبت پرے پھینک دیتی ہے عقل کو اور فکر کو اور پھر وہ محبت آپ سامنے آ جاتی ہے۔ جس طرح چیل جب مرغی کے بچوں پر حملہ کرتی ہے تو مرغی بچوں کو جمع کر کے اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتی ہے اور بعض دفعہ تو محبت ایسی ایسی حرکات کرا دیتی ہے کہ دنیا اسے پاگل پنے کی حرکات قرار دیتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ جنون دنیا کی ساری عقلوں سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے کیونکہ اصل عقل وہی ہے جو محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ خدا کے انبیاء کو خدا کے کام کیلئے بلایا جاتا ہے تو باوجود کمزور ہونے کے فوراً مستعد کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ کون ہے جو ان جذبات کی گہرائیوں کا اندازہ کر سکتا ہے سوائے اس کے جس کو محبت کی چاشنی سے تھوڑا بہت حصہ ملا ہو۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! پس آج ہم جو مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اگر ہم نے آپ سے یہ عہد بیعت اس لئے کیا ہے کہ ہم آپ کے کام میں آپ کے مددگار بنیں گے تو پھر ہمیں بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آنا چاہئے اپنی محبت کے اظہار کرنے چاہئیں۔ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں اپنی وفاؤں کے معیار اونچے کرنے چاہئیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

# حضرت مسیح موعود اور سرسید احمد خان

## خط وکتابت، تائید وحمایت اور اختلافات۔ تاریخ کے آئینہ میں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’سید صاحب تینوں باتوں میں میرے موافق رہے اول حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے مسئلہ میں دوم جب میں نے یہ اشتہار شائع کیا کہ سلطان روم کی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے حقوق ہم پر غالب ہیں تو سید صاحب نے میرے اس مضمون کی تصدیق کی اور لکھا کہ سب کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ سوم اسی کتاب امہات المومنین کی نسبت ان کی یہی رائے تھی کہ اس کا رد لکھنا چاہئے میموریل نہ بھیجا جائے کیونکہ سید صاحب نے اپنی عملی کارروائی سے رد لکھنے کو اس پر ترجیح دی کاش اگر آج سید صاحب زندہ ہوتے تو میری اس رائے کی ضرور کھلی کھلی تائید کرتے۔‘‘

ایک پولیٹیکل مصالح شناس شخصیت سرسید احمد خان بانی دارالعلوم علی گڑھ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے تعلقات زمانہ ملازمت سیالکوٹ سے لے کر ان کی وفات تک قائم رہے۔ سرسید احمد خان کا ذکر حضور کے ساتھ سب سے پہلے آپ کے دوران قیام سیالکوٹ 1864ء تا 1868ء میں آتا ہے۔ شمس العلماء سید میر حسن صاحب (جو علامہ اقبال کے استاد تھے) حضرت مسیح موعود کی سرسید احمد خان کے ساتھ خط وکتابت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

’’مرزا صاحب کو کہا کہ سید احمد خان صاحب نے تورات اور انجیل کی تفسیر لکھی ہے۔ آپ ان سے خط وکتابت کریں۔ اس معاملہ میں آپ کو بہت مدد ملے گی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے سرسید کو عربی میں خط لکھا...... اسی سال سرسید احمد خان صاحب غفرلہٗ نے قرآن مجید کی تفسیر شروع کر دی تھی۔ تین رکوع کی تفسیر یہاں میرے پاس آ چکی تھی۔ جب میں اور شیخ اللہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر گئے تو اثنائے گفتگو میں سرسید صاحب کا ذکر شروع ہوا۔ اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آ گیا۔

راقم نے کہا کہ تین رکوع کی تفسیر آ گئی ہے۔ جس میں دعا اور نزول وحی کی بحث آ گئی ہے۔ فرمایا کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں۔ جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا‘‘۔

سرسید احمد خان سے حضور کے تعلق کا دوسرا ذکر تقریباً دس سال بعد آتا ہے اس کی اجمالی تفصیل یوں ہے کہ ہندو مذہب میں زندگی کی ایک لہر آریہ سماج (1875ء) کے نام سے اٹھی اور دیکھتے دیکھتے ہندو مسلمان اور عیسائی بھی اس کے ممبر بن گئے۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی (وفات اکتوبر 1883ء) کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ہندومت کے بنیادی عقائد پر مباحثہ کی دعوت دی اور ان کے عقائد کو وید کی رو سے غلط قرار دیا۔ پنڈت صاحب خود تو آخری دم تک مباحثہ کے لئے آمادہ نہ ہوئے البتہ امرتسر کے ایک وکیل باوا نرائن سنگھ نے لاہور کے اخبار آفتاب پنجاب کے کالموں میں حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ بحث کا اعلان کر دیا۔

حضرت مرزا صاحب نے جواب کے لئے سفیر ہند امرتسر کے کالموں کو منتخب فرمایا آپ نے 23 فروری 1878ء کے سفیر ہند میں شرائط مطلوبہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ شرط چہارم میں باوا صاحب نے صاحبان مندرجہ ذیل کو منصفان تقیید جواب قرار دیا ہے۔ مولوی سید احمد خان صاحب منشی کنہیا لال صاحب منشی اندرمن صاحب مجھ کو منصفان مجوزہ باوا صاحب میں کسی نہج کا عذر نہیں بلکہ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے تجویز تقرر ثالثان میں مولوی سید احمد کا نام بھی جو ہم سے اخوت...... رکھتے ہیں درج کر دیا ہے۔

سرسید احمد خان صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے 1857ء کے ہنگامہ پُر آشوب دور کے بعد مسلمانوں اور انگریزی حکومت کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی اور اسباب بغاوت ہند کے نام سے رسالہ تحریر کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے لائل محمڈنز آف انڈیا میں مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی اور انگریزوں کو مسلمانوں کے قریب کرنے کی کوشش کی۔ اسی زمانہ میں ان کو خیال پیدا ہوا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جو اختلافات بڑھتے جاتے ہیں اور جن کو عیسائی پادریوں کی دریدہ دہنی اور نامناسب حرکات نے اور اشتعال دلایا ہے ان کی اصلاح کی جائے۔ چنانچہ آپ نے عیسائیوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے تبیین الکلام کے نام سے انجیل کی تفسیر لکھی۔ انہی دنوں ولیم میور کی شہرہ آفاق تصنیف لائف آف محمد منصۂ شہود میں آئی۔ جس میں اسلام اور بانی اسلام کی زندگی کو نہایت بودے اور رکیک حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ ولیم میور نے جن کتب کے حوالے دیئے تھے ان کو مشاہدہ کرنے اور قدیم کتب کا مطالعہ کر کے اس کا جواب دینے کے لئے بہت اسباب فروخت کر کے اپریل 1869ء کو سرسید نے انگلستان کا سفر اختیار کیا ایک سال کی تگ ودو کے بعد خطبات احمدیہ کے نام سے اس کا جواب دیا اس دوران مسلمانوں کی پستی اور انگریز کے عروج کا موازنہ کیا اس دورے کے نتیجہ میں سرسید مغربی فلسفہ اور علوم سے اس قدر مرعوب ہو گئے کہ انہوں نے اسلام کو مغربی فلسفہ کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔ 1875ء میں سرسید نے علی گڑھ میں دارالعلوم کی بنیاد رکھ کر مسلمانان ہند کی تعلیمی پسماندگی کو دور کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو انگریزوں کے قریب جانے کا موقع ملا۔ مسلمان نوجوان انگریزی تعلیم حاصل کر کے گورنمنٹ سروس میں کام کرنے لگے اور ان میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ نوجوان نسل مغربی فلسفہ سے بہت متاثر ہوئی اور اسلام سے دور ہوتی گئی۔

سرسید احمد خان صاحب نے مغربی فلسفہ اور مستشرقین کے اعتراضات اور خاص طور پر فرائڈ کے نظریہ تحلیل نفسی سے متاثر ہو کر یہ نظریہ اختیار کیا کہ الہام دل سے ہی اٹھتا ہے اور دل پر ہی پڑتا ہے۔ حالانکہ اس کے خلاف لاکھوں انبیاء اور اولیاء کا ذاتی تجربہ مشاہدہ یہ تھا کہ الہام خارج سے آتا ہے اور وہ قلب کی آواز نہیں ہوتی بلکہ خدا کا کلام ہوتا ہے جو انسان کے قلب پر نازل ہوتا ہے چند ایک مادہ پرستوں سے مرعوب ہو کر ہزارہا راستبازوں کے تجربوں اور مشاہدوں کا سید صاحب نے انکار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود نے الہام کے بارے اعتراضات کا تفصیل سے جواب دیا ہے۔

حضرت اقدس سرسید احمد خان صاحب کی تعلیمی اور سیاسی خدمات کے معترف تھے مگر ان کے مذہبی خیالات اور دین کو مغربی فلسفہ کے مطابق ثابت کرنے کے سخت خلاف تھے۔ 1885ء میں آپ نے دعوت نشان نمائی دی اور مجددیت و ماموریت پر سرفراز ہونے کا اعلان فرمایا اور تمام بڑے بڑے لوگوں کو قادیان آ کر نشان دیکھنے کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا۔

’’اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دوسو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا‘‘۔

اس سال نومبر 1885ء میں حضرت اقدس نے سرسید احمد خان صاحب اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق متوحش خبریں بطور پیشگوئی سنائیں پھر بعد میں 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار بھی شائع فرمایا۔

’’ہم پر خود اپنی نسبت اپنے بعض جدی اقارب کی نسبت اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کہ گویا ’’نجم الہند‘‘ ہیں اور ایک ’’دیسی امیر نو وارد پنجابی الاصل‘‘ کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلا اور کسی کی موت وفوت اعزا اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ العزیز بعد تصفیہ لکھی جائیں گی۔ منجاب اللہ منکشف ہوئی ہیں اور ہر ایک کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر تقدیر معلق ہو تو دعاؤں سے بفضلہ تعالیٰ ٹل سکتی ہے‘‘۔

اس جگہ نجم الہند سے مراد سرسید احمد خان صاحب تھے۔

سرسید احمد خان صاحب نے مغربی فلسفہ اور مغربی علوم سے متاثر ہو کر قرآن مجید کی تفسیر لکھی اور جگہ جگہ غلطیاں کیں اور قرآن تعلیمات کو ایسے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جو دین کے بنیادی عقائد ہی کی نفی کر رہی تھی۔ سرسید نے نہ صرف قبولیت دعا اور الہام ملائکہ اور معجزات کا انکار کیا بلکہ ملائکہ اور نبوت کے متعلق اپنی تفسیر القرآن میں غلط اجتہاد سے کام لیتے ہوئے لکھا۔

جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہو سکتا۔

(تفسیر القرآن جلد1 ص33)

میں نبوت کو ایک فطری چیز سمجھتا ہوں جو انبیاء میں مقتضائے اپنی فطرت کے مثل دیگر قوائے انسان کے ہوتی ہے جس انسان میں وہ قوت ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے۔ (تفسیر القرآن جلد1 ص31)

اسی ملکہ نبوت کا جو خدا نے انبیاء میں پیدا کیا جبرئیل نام ہے۔ (تفسیر القرآن جلد1 ص33)

## سرسید کے سوانح نگار کا تجزیہ

سرسید کی تفسیر کے بارے سرسید کے سوانح نگار جناب نور الرحمٰن ’’حیات سرسید‘‘ میں تحریر کرتے ہیں۔

جدید علم کلام کی ایجاد اور اس قدر وسیع و مہتم بالشان مسئلے میں ہزاروں اختلافات اور گتھیوں کو سلجھا کر ایک سیدھی اور نئی راہ قائم کرنا معمولی کام نہ تھا۔ اور نہ ایک ذات واحد کی کوششوں سے انجام پا سکتا تھا۔ اس لئے سرسید نے اپنے اجتہادات میں باوجود غیر معمولی لیاقت و قابلیت کے بیشمار غلطیاں کی ہیں اور بعض ایسی رکیک اور مہمل تاویلات پر اتر آئے ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیونکر وہ ان طفل تسلیوں سے اپنے علمی دماغ اور تنقیدی ذوق کو مطمئن کر سکے...... لیکن اکثر مسائل ایسے بھی ہیں جہاں ان کا اجتہاد تمام دنیا سے الگ ہی ہے اور وہ تنہا ان عقائد کے حامل نظر آتے ہیں۔

(حیات سرسید شائع کردہ انجمن ترقی اردو علی گڑھ ص105,104)

دوسری غلطی سرسید کی یہ رائے سن لینے کے بعد ہر شخص ان کے مذہبی کاموں اور عقائد پر دوبارہ نظر ڈالنا چاہتا ہے اور وہ اس باب میں ڈھونڈتا ہے جن کی وجہ سے سرسید نے مذہبی تصانیف میں صرف اختلافات ہی نہیں بلکہ بیشمار غلطیاں بھی کیں۔ ذاتی اجتہاد میں غلطی کا امکان ہمیشہ رہتا ہے اور وہ اس موقع پر بھی خلاف توقع نہیں لیکن ایک اور سبب بھی ہے جس نے سرسید کو بعض جگہ نہایت ہی افسوسناک غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا۔

سرسید نے انگریزی حکومت کے عروج و اقبال کے ساتھ ہی مغربی علوم کی روشنی اور چمک دیکھی تھی ...... گویا وہ جدید ترقیات سے اس درجہ متاثر اور مرعوب ہو چکے تھے کہ بغیر غور وفکر کے ان کو قبول و تسلیم کر لیتے تھے۔ چنانچہ ان کے اکثر کاموں میں یہ مغرب پرستی یا اس کا غیر محسوس اثر نمایاں ہے مذہبی

اجتہاد کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا کہ اول انہوں نے مغربی علم وحکمت کو حقائق سمجھ لیا اور پھر مذہب میں تاویل کی لَے اس قدر بڑھائی کہ بجائے مغربی علوم کے مذہب ہی کو جھکنا پڑا۔ مجتہدانہ حیثیت میں یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

(حیات سرسید ص 108,107)

## علی گڑھ تحریک کلچرل تحریک تھی

علی گڑھ تحریک کا کارآمد اور درست پہلو اس کا اصلاحی حصہ ہے۔ یہ تحریک ہندوستان کے مسلمانوں کی اصلاحی تحریک تھی تاکہ مسلمان جدید تعلیم حاصل کرکے کاروبار حکومت میں شریک ہوں اور عام مسلمانوں کے معاشی حالات بہتر ہوں۔ مسلمانوں کی پسماندگی کو دور کرنے میں مدد دی جاسکے۔ مگر سرسید احمد خان اسلام کے بارے میں اپنے نظریہ عقل یا نیچر پر مبنی خیالات پیش کرنے لگے۔ چنانچہ شیخ محمد اکرم ایم اے علی گڑھ تحریک کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سرسید نے جدید علم الکلام کا آغاز کیا اور ان کے باقی رفقائے کار بالخصوص حالی، محسن الملک اور نذیر احمد ان کے اکثر عقائد سے اختلاف رکھتے تھے۔ دوسرے اس میں کوئی شک نہیں کہ علی گڑھ تحریک نے قوم کو جس رنگ میں رنگا وہ مذہبی نہ تھا۔ بلکہ فی الحقیقت یہ تعلیمی ادبی اور کلچرل تحریک تھی۔ مذہبی تحریک نہ تھی۔ اس کا مقصد اولیٰ قوم کی دنیاوی پستی کو دور کرنا تھا اور مذہبی احساس اس کا مطمح نظر نہ تھا۔

(موج کوثر ص 143)

## حضرت اقدس کی محفل میں ذکر

سرسید کا یہ میلان طبع اس قدر بڑھا کہ ایک روز حضرت اقدس کی محفل میں بھی اس کا ذکر آ گیا۔

سید احمد صاحب کے یورپ کی طرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شے کی طرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اس کی طرف اس کا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہو جاتا ہے۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 3 نومبر 1902ء)

حضرت اقدس چونکہ حکم وعدل تھے آپ نے سرسید کے خیالات باطلہ کی آئینہ میں تردید فرمائی۔ آپ نے سرسید احمد خان کا نام لے کر ان کے اوہام باطلہ کا رد کیا۔

## دعا کی برکات

سرسید احمد خان صاحب نے رسالہ الدعاء والاستجابہ میں لکھا کہ استجابت دعا دراصل کوئی چیز نہیں۔ فقط دل کی تسلی کا ہی دوسرا نام ہے ورنہ دعا کا قبول ہونا بالکل بے معنی بات ہے خدا اپنے کام سے غرض رکھتا ہے کسی کی دعائیں وغیرہ نہیں سنتا۔

حضرت اقدس نے سرسید کے رسالہ کے جواب میں برکات الدعا اپریل 1893ء میں تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ نے ان کے پیش کردہ دلائل کو معقولی اور منقولی رنگ میں رد فرمایا اور خارجی وحی اور دعا کی قبولیت کے متعلق اپنا تجربہ بطور ثبوت پیش کیا اور اس میں وہ تمام طریق تحریر فرمائے جن کے ذریعہ انسان اس مقام پر جا پہنچتا ہے جہاں بندہ کی دعائیں جناب الٰہی میں مستجاب ہوتی ہیں۔

حضرت اقدس نے اس کتاب کے آخر میں ایک نظم لکھی اور سرسید کو دعوت دی کہ مجھ سے دعا کے مستجاب ہونے کے نمونے دیکھ لو اور ان نمونوں میں سے جو آپ نے سرسید احمد خان صاحب کے سامنے پیش کئے ایک نمونہ لیکھرام پشاوری کی پیشگوئی بھی تھی۔

دوسرے رسالہ تحریر فی اصول التفسیر میں سرسید نے اپنے دوست حریف سے تفسیر کے اصول مانگے تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ خدمت بھی میں ہی کر دیتا ہوں۔ کیونکہ بھولے کو راہ بتانا سب سے پہلے میرا فرض ہے۔

حضرت اقدس نے سرسید کی دوراز کار تاویلات کا رد فرمایا۔

آپ نے سرسید اور ان کے پیروکاروں کو ان کی غلطیوں پر متنبہ کیا اور قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے تعلق باللہ کا ہونا ضروری قرار دیا۔ آپ نے تفسیر کے لئے سات معیار تحریر فرما کر لکھا کہ سید صاحب کی تفسیر ان ساتوں معیاروں سے اکثر مقامات میں محروم و بے نصیب ہے۔

فرمایا: ''تادقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہو کر صرف بطور قصہ کے نہ ہو جائے اور یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے وارث ہی گزر گئے اور اب ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے''۔

## سرسید کے بارے میں ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

جب 6 مارچ 1897ء کو لیکھرام پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا تو حضرت اقدس نے سرسید احمد خان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے 12 مارچ 1897ء کو ایک اشتہار بعنوان سید احمد خان صاحب کے سی ایس آئی شائع فرمایا۔

''سرسید صاحب کی یہ غلطی ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی کاش اگر وہ چالیس دن تک بھی میرے پاس رہ جاتے تو نئے اور پاک معلومات پالیتے مگر اب شاید ہماری اور ان کی عالم آخرت میں ہی ملاقات ہوگی افسوس کہ ایک نظر دیکھنا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ سید صاحب اس اشتہار کو غور سے پڑھیں کہ اب ملاقات کے عوض جو کچھ ہے یہی اشتہار ہے''۔

پھر فرمایا:

''آپ کو یہ بھی یاد دلاتا ہوں ایک پیشگوئی میں نے 20 فروری 1886ء میں آپ کی نسبت بھی کی تھی کہ آپ کو اپنی عمر کے ایک حصہ میں ایک سخت غم وہم پیش آئے گا اور پیشگوئی کے شائع ہونے سے آپ کے بعض احباب ناراض ہوئے تھے اور انہوں نے اخباروں میں رد چھپوایا تھا مگر آپ کو معلوم ہے کہ وہ پیشگوئی بھی بڑی ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی اور یکدفعہ ناگہانی طور پر ایک شریر انسان کی خیانت سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے نقصان کا آپ کو صدمہ پہنچا۔ اس صدمہ کا اندازہ آپ کے دل کو معلوم ہوگا کہ اس قدر مسلمانوں کا مال ضائع کیا میرے ایک دوست مرزا خدا بخش صاحب مسٹر سید محمود صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس نقصان کے وقت علی گڑھ میں موجود نہ ہوتا تو میرے والد صاحب ضرور اس غم سے مر جاتے یہ بھی مرزا صاحب نے سنا کہ آپ نے اس غم سے تین دن روٹی نہیں کھائی اور اس قدر قوی مال کے غم سے دل بھر گیا کہ ایک مرتبہ غشی بھی ہوگئی سو اے سید صاحب یہی حادثہ تھا جس کا اس اشتہار میں صریح ذکر ہے چاہو تو قبول کرو''۔

اس پیشگوئی کے بارے میں آپ نے ایک دفعہ سرسید کی وفات کے بعد بھی فرمایا۔

''میں نے سید احمد خان کو لکھا تھا کہ میں نے لیکھرام کے واسطے دعا کی تو مجھے خبر دی گئی ہے کہ تیری دعا قبول ہوگئی ہے اور خدا تعالیٰ اس کو ہیبت ناک موت سے مارے گا یہی نمونہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہوئی تو تمہارے دعویٰ کا ثبوت ہوا اور اگر قبول ہوگئی تو تم اس عقیدہ سے توبہ کرنا اور وہ لیکھرام کی موت دیکھ کر فوت ہوا تھا''۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 11 اکتوبر 1902ء)

6 مارچ 1897ء کو لیکھرام قتل ہوا اور 12 مارچ کو حضور نے اس کی موت پر پیشگوئی پورا ہونے کا اشتہار شائع فرمایا۔ جن دنوں یہ اشتہار زیر تکمیل تھا سرسید احمد خان حضرت اقدس کے ساتھ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے ذریعے سلسلہ جنبانی کر رہے تھے۔ جس کی تفصیل حیات نور میں ہے۔

## سرسید احمد خان پر اتمام حجت

سرسید احمد خان صاحب کی وفات 28 مارچ 1898ء کو ہوئی ان کی وفات سے تقریباً ایک سال قبل حضرت مسیح موعود نے سرسید کے مذہبی معتقدات کے بارے میں ان پر اتمام حجت کر دی۔

حضرت اقدس نے مئی 1897ء میں کتاب شائع فرمائی اس میں آتھم لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا خاص طور پر تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ خاص طور پر تین فتنے جو ظہور میں آئے ہیں ان کے بارے میں بھی حضرت اقدس نے بڑی تحدی سے 9 افراد کو قسم مؤکدہ بہ عذاب کھانے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔

''......اگر کوئی صاحب ان صاحبوں میں سے میرے الہام کی سچائی کے منکر ہیں تو کیوں خلقت کو تباہ کرتے ہیں میرے مقابل پر قسم کھا جائیں کہ یہ تینوں فتنے جو......بطور پیشگوئی ذکر کئے گئے ہیں۔ یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں''۔

اس کے بعد خصوصی طور پر سرسید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''یاد رہے کہ میں نے سرسید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اس لئے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی ہے اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کرکے اس غلطی کو قبر میں لے جائیں۔ اب اگر وہ متوجہ نہ ہوں اور اس بات کو ٹھٹھے میں اڑائیں مگر میں نے تو جو (دعوت) کرنی تھی وہ کر چکا ہوں میں ڈرتا ہوں کہ میں پوچھا نہ جاؤں کہ ایک بندہ گم شدہ کو تم نے کیوں (دعوت) نہ کی''۔

حضرت اقدس نے پادری ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ اقدام قتل میں سرسید احمد خان کو صفائی کا گواہ لکھوایا تھا۔

حضرت اقدس نے مئی 1898ء میں کتاب البلاغ تالیف فرمائی اس میں سرسید احمد خان کی سیاسی سوجھ بوجھ کی تعریف فرمائی۔

## خدا ان پر رحم کرے

حضرت اقدس اپنی کتاب میں سرسید احمد خان صاحب کے بارے میں اپنی پیشگوئی کو اپنی صداقت کا تیرھواں نشان قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

''پیشگوئی اشتہار 12 مارچ 1897ء ہے جو سرسید احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت میں نے کی تھی۔ اس پیشگوئی سے اول ایک اور پیشگوئی اشتہار 20 فروری 1886ء میں کی گئی تھی جو اسی وقت مشتہر ہو کر ہزاروں انسانوں میں شائع ہوگئی تھی جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ سید احمد خان صاحب کو کوئی قسم کی بلائیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور وہ ایک عظیم الشان مالی نقصان اٹھا کر بڑی تلخی کے ساتھ اس دنیا سے گزرے اور میں نے صدہا انسانوں کے روبرو جو ان میں سے بہت سے اب تک زندہ موجود ہیں اس کشف کو ظاہر کر دیا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہے کہ سید صاحب موصوف بعض سخت تکالیف اٹھا کر بعد اس کے جلد تر اس عالم ناپائیدار سے گزر جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور بعض اولاد کی موت کا بھی حادثہ انہوں نے دیکھا اور سب سے زیادہ یہ کہ ایک شریر ہندو کی

باقی صفحہ 5 پر

مکرم محمد یونس خالد صاحب

# یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

## ایم ٹی اے تعلیم وتربیت کا بہت اعلیٰ ذریعہ ہے

ایم ٹی اے وہ آسمانی قرنا ہے جسے خداتعالیٰ نے اس زمانے کے مامور کے لئے بطور نشان ظاہر فرمایا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

خداتعالیٰ نے (دعوت الی اللہ) کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بڑھا رہے ہیں۔کیونکہ اسباب (دعوت الی اللہ) جمع ہو رہے ہیں۔اب فونوگراف سے بھی (دعوت الی اللہ) کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔اخباروں اور رسالوں کا اجراء غرض اس قدر سامان (دعوت الی اللہ) کے جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی۔

(الحکم 30 نومبر 1902ء ص 43)

حضرت اقدس مسیح موعود کو خدا کی طرف سے الہام ہوا۔

''دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری''۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ حضرت اقدس کی تصویر، آپ کے ارشادات اور آپ کی تعلیمات اکناف عالم میں پھیل رہی ہیں۔ہر طبقہ فکر کے لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ بلاامتیاز سب زمانے کے مامور کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کی برکات میں سے یہ سب سے بڑی برکت ہے۔

## ایم ٹی اے ایک نفخ صور ہے

خداتعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو الہاماً فرمایا تھا:

میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

ایم ٹی اے کے ذریعے سے خداتعالیٰ نے یہ وعدہ سچ کر دکھایا ہے۔قرآن کریم کے دروس، خطبات جمعہ،سوال وجواب کی محفلیں،مختلف ممالک کے سالانہ جلسوں کی کاروائیاں،خلفائے احمدیت کی تقاریر،بچوں کے پروگرام،درس حدیث،دنیا کی مختلف زبانوں میں پروگرام اور تراجم سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ سے عرب دنیا میں انقلاب پھر مختلف ممالک کی سیرگاہیں اور قابل دید مقامات کی سیر،غرض ہر ذوق سلیم کی تسکین کے لئے سامان پیدا کر دیئے گئے ہیں۔پس ایم ٹی اے ایک نفخ صور ہے جس کے ذریعہ سے روحانی مردے زندہ ہو رہے ہیں۔

## آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک ایسا ٹی وی چینل ہے جو ہر قسم کی بیہودگیوں سے پاک ہے۔جو نوع انسان کو پستی سے اٹھا کر انسانیت کے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔اسے بااخلاق اور باخدا انسان بننے کی راہیں دکھاتا ہے۔لامذہب طاقتوں نے ٹیلی وژن جیسی مفید ایجاد کو بے حیائی اور بدکرداری پھیلانے کے لئے سب سے مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے اور سیٹلائٹ کے دور میں تو یہ کیفیت ایک زہریلے سمندر کی شکل اختیار کر گئی ہے جس نے ایمان اور فطرت کا ہر خرمن اور خوشہ جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اس صورتحال میں ایک چراغ کی ضرورت تھی جو کہ ایم ٹی اے کی صورت میں ہمیں ملا ہے۔گویا ع

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

دنیا کی تاریخ میں ٹیلی ویژن کو پہلی دفعہ اعلیٰ روحانی اقدار کے لئے استعمال کیا گیا جو انسان کو موت کے منہ سے کھینچ کر لے آیا ہے۔ ~

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

## امام وقت کا دیدار اور ملاقات کا ذریعہ

ایم ٹی اے وہ آب حیات ہے جس نے امام وقت کے جاں نثاروں اور متوالوں کو ان کے آقا سے ملوا کر ان کی جدائی کی پیاس کو مٹا دیا۔امام وقت کا وجود ایسا ہوتا ہے کہ جی بھر کے دیکھنے کے باوجود جی نہیں بھرتا بلکہ پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔پھر یہی محبت امام وقت کے وجود سے سورج کی طرح پھوٹتی اور سب دنیا میں جلوے دکھاتی ہے۔پس اسی محبت، دیدار اور ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''آج ہماری تصویریں جیسے آج ہم یہاں سے دکھائی دے رہے ہیں۔اہل قادیان ہی نہیں تمام دنیا کے دوسرے ممالک میں احمدی اور دیگر مہمان دیکھ رہے ہیں اور میری چشم تصور مختلف جگہوں پر گھومتے ہوئے مختلف نظارے دیکھ رہی ہے۔ مجھے اہل ربوہ بھی دکھائی دے رہے ہیں، مجھے پاکستان کی جماعتوں میں کراچی کی جماعت بھی دکھائی دے رہی ہے۔لاہور کی بھی، شیخوپورہ کی بھی اور سرگودھا کی بھی اور سیالکوٹ کی وہ جماعتیں بھی جن کے گاؤں میں رہنے والے ایسے معمر احمدی جو زندگی کے آخری دموں تک پہنچے ہوئے ہیں۔کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دوبارہ مجھے دیکھ سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مواصلاتی سیارے کے ذریعہ جو انتظام فرمائے اس کے ذریعہ ایک قسم کی ان سے ملاقات ہوگئی''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1993ء)

## افراد جماعت کی تربیت کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ سلسلہ کتنا بابرکت اور مفید ثابت ہوگا۔ایک خاتون نے ایک نقشہ اپنے خط میں کھینچا ہے۔ بہت ہی پیارا نقشہ وہ لکھتی ہیں:

خدا کے فضل سے جب سے خطابات ٹی وی پر شروع ہوئے ہیں۔(بیوت الذکر) جاگ اٹھی ہیں چہروں پر شادمانی ہے۔مربی صاحبان کے خطابات میں بھی جان پڑ گئی ہے۔وہ جو ایک دلی غم کی جھلک تھی۔چہروں پر کسی حد تک بلکہ کافی حد تک خوشی میں تبدیل ہو چکی ہے''۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1993ء)

پھر مزید فرماتے ہیں:۔

''وہ افراد جو بھول کر بھی جمعہ ادا نہیں کرتے تھے اب بفضلہ تعالیٰ ان خطبات کے فیض سے نہ صرف یہ کہ خطبات سنتے ہیں بلکہ جمعہ اور باقی نمازوں میں بھی نسبتاً بہت بہتر ہوگئے ہیں۔بلکہ ان میں ایک مثال تو ایسی ہے کہ جنہوں نے کبھی پندرہ سال سے روزے نہ رکھے تھے مگر اب تمام روزے رکھ رہے ہیں اور تو اور اعتکاف بھی بیٹھے ہیں۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1993ء)

## دعوت الی اللہ کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

ایک سکھ دوست کا ذکر کرتے ہوئے امریکہ سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ:

ان کی ایک سکھ دوست فیملی نے بتایا کہ وہ حضور کا خطبہ بڑے احترام سے سنتے ہیں جب احمدیوں کا پروگرام شروع ہوتا ہے اور وہ حضور کو دیکھتے ہیں تو احترام کی وجہ سے صوفہ سے نیچے اتر کر قالین پر بیٹھ جاتے ہیں اور سارا پروگرام دیکھتے ہیں۔ایک دفعہ ان کی ایک بزرگ رشتہ دار ہندوستان سے تشریف لائی تھیں ان کو بھی انہوں نے پروگرام میں شامل کر دیا تو انہوں نے بے ساختہ کہا! یہ شخص جو تصویر میں ہے یہ نہیں بول رہا بلکہ اس کے منہ سے بھگوان بول رہا ہے۔ (افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1993ء)

## ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''امیر صاحب امریکہ بیان کرتے ہیں کہ ڈیٹرائٹ امریکہ میں ایک عرب خاتون اور ان کی والدہ نے ایم ٹی اے العربیہ کمپیوٹر پر دیکھا اور جماعت کے پیغام سے بہت متاثر ہوئیں۔مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ پروگرام کہاں سے ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہے اور کیسے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔اس طرح اس پروگرام کے ذریعہ ان کی احمدیت میں دلچسپی بڑھتی گئی اور انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔جب انٹرنیشنل بیعت کا پروگرام دکھایا جا رہا تھا تو انہوں نے جوش جذبات میں اپنے ویڈیو مانیٹر پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی اور جماعت میں شامل ہوگئیں۔بعد میں انہوں نے ڈیٹرائٹ جماعت سے رابطہ کیا''۔

(خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 31 جولائی 2010ء)

پس ایم ٹی اے کی بیشمار برکات ہیں جن کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔موجودہ دور میں ایم ٹی اے ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے گویا یہ ایک روحانی مائدہ ہے جو مومنین کی جماعت کو ان کی تربیت کے لئے دیا گیا اور خدا کی صفت رحمانیت نے اکناف عالم میں بسنے والے ہر شخص کے لئے اس نعمت کو جاری فرما دیا۔پس ہمارا فرض ہے کہ ایم ٹی اے کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے۔آمین

بقیہ از صفحہ 4: حضرت مسیح موعود اور سرسید احمد خان

خیانت کی وجہ سے اس قدر مالی نقصان ان کو اٹھانا پڑا کہ وہ سخت غم کا صدمہ ان کی اندرونی قوتوں کو یک دفعہ سلب کر گیا......غرض سید احمد خان صاحب کی موت بھی آخر کمزوری کی وجہ سے ہوئی خدا ان پر رحم کرے''۔

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت اقدس نے سرسید احمد خان کا ذکر بار بار فرمایا ہے آپ جہاں سرسید کی سیاسی خدمات کے معترف رہے اور ان کو پولیٹیکل مصالح شناس بزرگ بہادر اور زیرک انسان قرار دیتے رہے وہیں پر آپ نے سرسید کے غیر دینی خیالات کا بھی سختی سے نوٹس لیا اور جا بجا ان کے غلط خیالات کی اصلاح اور تردید فرمائی اور ان پر اتمام حجت کی غرض سے ان کے بارے میں ایک پیشگوئی بھی فرمائی جو کہ پوری شان سے پوری ہوئی اور حقیقت حال یہی ہے کہ سرسید کی ساری شہرت اور نیک نامی ان کی سیاسی اور تعلیمی خدمات کی وجہ سے ہے۔

سرسید احمد خان کو زندگی کے آخری ایام میں بعض صدمات برداشت کرنے پڑے جبکہ علی گڑھ کے خزانچی نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ غبن کر لیا اور سرسید کے بیٹے سید محمود احمد کی کثرت شراب نوشی نے جو حالات پیدا کر دیئے وہ اس پر مستزاد تھے۔سرسید کو گھر سے نکال باہر کیا کالج کے کوارٹر میں آخری دن بڑی کسمپرسی میں گزارے۔ 28 مارچ 1898ء کو رحلت ہوئی۔سرسید کی تجہیز وتکفین کے اخراجات کے لئے چندہ اکٹھا کیا اور کالج کے احاطہ میں تدفین عمل میں آئی۔

☆...........☆...........☆

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 122774 میں ارشد جاوید

ولد انور احمد قوم آرائیں پیشہ ڈرائیور عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logan ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان مشترکہ 1/2 حصہ 225000 آسٹریلین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ارشد جاوید گواہ شد نمبر 1۔ شفقت علی گوہر ولد چوہدری محمد لطیف گواہ شد نمبر 2 سعید اللہ کمال ولد اللہ دتہ ناز

### مسل نمبر 122775 میں Attaul Mohsin Waris

ولد Muhammad Waris قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Logan ضلع و ملک آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3500 آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Attaul Mohsin Waris گواہ شد نمبر 1۔ Saeed Ullah Kamal s/o Allah Ditta Naz گواہ شد نمبر 2۔ Shafqat Ali Gohar s/o Ch. Muhammad Latif

### مسل نمبر 122776 میں Noman Latif

ولد Abdul Latif قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Canberra ضلع و ملک Australia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Australian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Noman Latif گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Latif S/o Abdul Majeed گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Rasheed S/o Abdul Majeed

### مسل نمبر 122777 میں رحیمہ بی بی

بنت جمال الدین قوم.... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mandalay ضلع و ملک Myammar بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 دسمبر 2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 40 گرام 5 لاکھ Kyat اس وقت مجھے مبلغ 25 ہزار Kyat ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رحیمہ بی بی گواہ شد نمبر 1۔ عبدالستار ولد محمد اسحاق خان گواہ شد نمبر 2۔ جمال الدین ولد عثمان غنی

### مسل نمبر 122778 میں Munirul Iman

ولد Oleh Wahyudin قوم.... پیشہ کاروبار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Cianjur ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 اپریل 2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 76Sqm اس وقت مجھے مبلغ 40 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Munirul Iman گواہ شد نمبر 1۔ Oleh Wahyuen S/o Emuh گواہ شد نمبر 2۔ Sarip Hidayat S/o Obar

### مسل نمبر 122779 میں Achmad Yani

ولد Akhyana قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarta Barat ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 41 لاکھ 7 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Achmad Yani گواہ شد نمبر 1۔ Nur Asikia S/o Tohari گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Raup S/o Muhammad Toyib

### مسل نمبر 122780 میں Darda Ansari

ولد Syamsudin قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarta Barat ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 27 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Darda Ansari گواہ شد نمبر 1۔ Atok Suharto S/o Saikun گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Raup S/o Muhammad Toyib

### مسل نمبر 122781 میں Novi H.M

زوجہ Achmad Yani قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarta Barat ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر بذریعہ زیور 10 گرام 37 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Novi H.M گواہ شد نمبر 1۔ Achmad Yani S/o Akhyana Late گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Raup S/o Muhammad Toyib

### مسل نمبر 122782 میں Gugum Ghulam Fariz

ولد Djohansyah Kustiama قوم..... پیشہ ملازمتیں عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bandung Tengah ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 13 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Gugum Ghulam Fariz گواہ شد نمبر 1۔ Eritk Faisal Ahmad S/o Mansur Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Kustianan Sh S/o Lili Suwari Boria

### مسل نمبر 122783 میں Nurul Ulfa

زوجہ Rafik Inshan قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarta Barat ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر ادا شدہ 50 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nurul Ulfa گواہ شد نمبر 1۔ Rafik Insahn S/o Oli Argadiraksa گواہ شد نمبر 2۔ Agung Purnama S/o Oli Aehadiraska

### مسل نمبر 122784 میں Ismail

ولد Tabri قوم .... پیشہ کسان عمر 69 سال بیعت 1995ء ساکن Majalengka ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زمین 2100Sqm اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے At Season بصورت Agr Land مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ismail گواہ شد نمبر 1۔ Nunung Nury Adi S/o Nana Sediana Late گواہ شد نمبر 2۔ Toto Suganda S/o Dadang Iskandar

### مسل نمبر 122785 میں Hamidin

ولد Sobari قوم.... پیشہ مبلغ / مشنری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/Parung ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 اگست 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 22 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hamidin گواہ شد نمبر 1۔ Nurhakim Aziz S/o Abdul Aziz Isa گواہ شد نمبر 2 Er Win Prnama S/o Mk.Soedjana

### مسل نمبر 122786 میں Husen Mubarak

ولد Nur Hidayat قوم.... پیشہ ملازمتیں عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Serua ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 24 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Husen Mubarak گواہ شد نمبر 1۔ Hasan Mubarak S/o Nur Hidayat گواہ شد نمبر 2۔ M .Rizki Sulistion S/o Nur Hidayat

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

# مکرم چوہدری محمد امین واہلہ صاحب کا ذکر خیر

چوہدری محمد امین واہلہ صاحب ضلع سیالکوٹ کی تحصیل پسرور کے ایک گاؤں ''بسرا'' میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہاں سے ہی حاصل کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب انگریز حکومت نے سرگودھا میں زمین آباد کرنے کے لیے کام کیا تو آپ اپنے والدین کے ساتھ چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا آگئے اور زمینداری سے منسلک ہوگئے۔

## قبول احمدیت

1934ء میں جبکہ احرار کا فتنہ زوروں پر تھا تو آپ کے ایک تایا جان چوہدری حاکم علی واہلہ صاحب جو کہ پہلے ہی احمدی تھے۔ انہوں نے آپ کو احمدیت کی طرف بلانا شروع کیا اور چونکہ خاندان میں پہلے ہی احمدیت قائم تھی۔ اس لئے احمدیت کا تعارف آپ کو پہلے سے ہی تھا۔

تایا جان کے کہنے پر آپ نے اپنے والد محترم چوہدری صدرالدین واہلہ صاحب سے پوچھا تو والد صاحب نے فرمایا کہ بیٹا اگر آپ احمدی ہونا چاہتے ہو تو بڑے شوق سے ہو جاؤ۔ مگر میں تب احمدی ہوں گا جب مجھے احمدیت پر پورا یقین ہو جائے گا۔ تو اس وقت آپ نے اپنے بھائی مکرم چوہدری لطیف احمد واہلہ صاحب اور اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ اس طرح آپ نے والد محترم سے پہلے احمدیت قبول کی۔

چوہدری صدر الدین واہلہ صاحب نے 1950ء میں حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوگئے۔

## سندھ میں ہجرت

قیام پاکستان سے قبل ہی حضرت مصلح موعود نے سندھ میں زمینیں خریدی ہوئی تھیں۔ ان زمینوں کو آباد کرنے کے لیے پنجاب سے احمدی احباب آتے تھے۔ آپ بھی 1960ء میں سرگودھا سے ہجرت کر کے حضرت مصلح موعود کی ذاتی زمین ضلع میر پور خاص آگئے۔ سندھ آنے کے بعد آپ کا تعلق جماعت سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ خاکسار نے آپ کی زندگی کے چند پہلو بڑی باریک بینی سے مشاہدہ کئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

## اللہ تعالیٰ سے محبت

آپ کو اپنے خالق و مالک کے ساتھ بہت محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر کماحقہ عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ نماز ہمیشہ بیت الذکر میں جا کر باجماعت ادا کرتے اور نماز کو اول وقت میں ادا کرتے۔ آپ نمازیں جمع کر کے پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے بیٹے نے کہا کہ ابا جان دعا کریں کہ فلاں کام ٹھیک ہو جائے۔ تو آپ فرمانے لگے کہ

''توں ظہر تے عصر جمع کر کے پڑناں ایں کم کیویں ٹھیک ہوں'' (یعنی تم ظہر، عصر تو جمع کر کے ادا کرتے ہو کام کیسے ٹھیک ہو)

آپ نے جوانی کے ایام میں ہی باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرنی شروع کی۔ جو آخری ایام تک بڑی توجہ اور اہتمام سے ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن کریم کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ مسلسل گھنٹوں قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے اور صبح وشام تلاوت کرتے۔

## آنحضرت ﷺ سے محبت

آپ کو اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بے پناہ عشق تھا۔ آنحضور ﷺ کی ہر بات خواہ وہ بظاہر چھوٹی سی معلوم ہو اس پر عمل کرتے۔ آپ دن کا اکثر حصہ درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے اور درود شریف ہمیشہ باوضو ہو کر پڑھتے۔

صدسالہ جوبلی کی دعاؤں والی تحریک کے دوران آپ کی طبیعت کچھ خراب رہنے لگی اور وضو قائم رکھنا مشکل ہو گیا۔ مگر اس وقت بھی آپ وقفے وقفے سے وضو کر کے دعائیں اور درود شریف پڑھتے۔

اسی طرح ساری زندگی آپ نے سفید کپڑے پہنے۔ ایک بار خاکسار سے کہنے لگے کہ جب احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ سفید کپڑا اعام طور پر پہنتے تھے۔

## مطالعہ کی عادت

آپ کو مطالعہ کا بہت زیادہ شوق تھا۔ ایک روٹین کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر مطالعہ کرتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد آپ کتب حضرت مسیح موعود اور حیات قدسی کا کثرت سے مطالعہ کرتے۔ **روزنامہ الفضل** اور نوائے وقت (اخبار) کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کرتے تھے۔ آخری ایام میں چوہدری محمد علی صاحب کے شعری مجموعہ ''اشکوں کے چراغ'' کا بھی مطالعہ کرتے رہے۔

## خلافت حقہ سے محبت

خلافت کی محبت آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے پیارے امام کی ہر بات بڑے غور سے سنتے، غور سے پڑھتے اور اول وقت میں اس کی اطاعت کرتے۔ خطبہ جمعہ بڑے اہتمام کے ساتھ سنتے اور جب خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل میں شائع ہو کر آتا تو مکمل خطبہ بڑے غور سے پڑھتے۔

2005ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ جوبلی کے لئے دعاؤں، نوافل اور نفلی روزہ کی تحریک فرمائی تو اس پر کماحقہ عمل کیا۔ خاکسار سے دعاؤں کا ترجمہ پوچھتے اور یاد کر لیتے۔ آپ نے چار خلفاء سلسلہ کا زمانہ دیکھا۔ ہر خلیفہ وقت کی بشاشت کے ساتھ اطاعت کی اور ہر تحریک پر عمل کیا۔

## جماعتی خدمت

1960ء سے 1990ء تک آپ کا قیام جماعت احمدیہ ناصر آباد فارم میں رہا۔ وہاں آپ کو کچھ عرصہ سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی (آپ خود بھی جوانی کے ایام میں نظام وصیت میں شامل ہوگئے تھے) اس کے بعد آپ نسیم آباد فارم میں شفٹ ہوگئے۔ اس وقت تک نسیم آباد فارم میں جماعت کا قیام نہیں ہوا تھا جو اکا دکا لوگ احمدی تھے وہ ناصر آباد فارم میں ہی شامل ہوتے تھے۔ آپ کے نسیم آباد فارم آنے سے یہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ آپ جماعت نسیم آباد فارم کے بانی اراکین میں سے ہیں۔

نسیم آباد فارم میں بھی آپ باقاعدگی سے جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ باقاعدگی سے اپنا چندہ وقت پر ادا کرتے اور خود سیکرٹری صاحب مال کے پاس جا کر چندہ ادا کرتے۔ اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ اس بات کی تاکید کی کہ کبھی بھی سیکرٹری صاحب مال کو آپ کے گھر چندہ لینے نہ آنا پڑے۔ وقت سے پہلے ہی خود جا کر چندہ ادا کیا کرو، اس کے علاوہ آپ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ دعاگو، غریب پرور، ہمسایوں کا خیال رکھنے والے اور مہمان نواز انسان تھے۔ نسیم آباد فارم پر آنے والے مہمان کی خوب مہمان نوازی کرتے۔ خصوصاً تمام جماعتی کارکنان کی اور یہ سلسلہ انہوں نے ایسے رنگ میں شروع کیا کہ آج بھی ان کے بیٹے اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ واقفین زندگی کو بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ ان کا حال احوال پوچھتے۔

صاف گو انسان تھے۔ ہمیشہ صاف، سیدھی اور سچی بات کہتے اور سچی بات کرنے کو پسند کرتے تھے۔ آپ کو جھوٹ سے سخت نفرت تھی۔ آپ انتہائی بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ روزانہ صبح گھر سے صاف سفید کپڑے پہن کر نکلتے اور باہر کرسی پر آکر بیٹھ جاتے۔ لوگ آ کر آپ سے ملتے اور چلے جاتے۔ صبح وشام یہ سلسلہ جاری رہتا۔

آپ نے 23 نومبر 2011ء کو 100 سال کی عمر میں اس دارفانی سے کوچ کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور آپ کے بچوں کو آپ کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

# اطلاعات و اعلانات

## تبدیلی تاریخ مقابلہ مضمون نویسی

۞ مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی اول 2016ء بعنوان ''حضرت مسیح موعود کے دعاوی'' کے مضامین جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ سے بڑھا کر 15 اپریل 2016ء کر دی گئی ہے۔ مضمون کے الفاظ کی تعداد 3 تا 4 ہزار ہے۔ زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں سے اس مقابلہ میں شمولیت کی درخواست ہے۔ مضامین اب دفتر قیادت تعلیم میں زیادہ سے زیادہ 15 اپریل 2016ء تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

## داخلہ کلاس ششم تا نہم

۞ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول میں کلاس ششم تا نہم داخلہ 2016ء کا مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق ہوگا۔

**فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ:** 10۔اپریل 2016ء

**داخلہ ٹیسٹ 16 اپریل 2016ء**

(ریاضی، سائنس، انگریزی) صبح 8 بجے

**کامیاب طلبہ کی لسٹ:** 20 اپریل 2016ء صبح 8 بجے

**فیس جمع کروانے کی تاریخ:** 21 اپریل تا 2 مئی 2016ء

**نوٹ:** ٹیسٹ کے بارہ میں معلومات سکول سے حاصل کریں۔ (نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

۞ مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مہر نصیر احمد صاحب آف احمد نگر چند ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ان کے گردوں کے ڈائیلاسز ہو رہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی سابق کارکن تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم ملک ناصر احمد صاحب کارکن وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل رہے ہیں۔ اب گھر آگئے ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد کامل شفا عطا فرمائے، ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل صحت کے ساتھ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

# معلوماتی خبریں
## ملکی اخبارات میں سے

## دودھ حیاتین کا ذخیرہ

دودھ حیاتین ڈی کا بہترین ذخیرہ ہے، تحقیق کے مطابق حیاتین ڈی کی کمی گھبراہٹ اور ذہنی دباؤ کا باعث ہوتی ہے، اس لئے روزمرہ کی خوراک میں دودھ شامل رکھنا ضروری ہے۔

(ملکی نیوز 19 نومبر 2015ء)

## دانتوں کی صفائی بیماریوں سے بچاتی ہے

امریکی تحقیق کے مطابق منہ کی صفائی کا خیال رکھ کر لوگ درحقیقت خود کو خون کی شریانوں کے امراض سے بھی بچاتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ ایسے شواہد موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ منہ کی صفائی کا خیال نہ رکھنا فالج اور امراض قلب کی شکل میں نکلتا ہے۔ خاص طور پر مردوں اور نوجوانوں میں یہ خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دانتوں کی بہترین صفائی دل کے متعدد مسائل کا خطرہ کم کر دیتی ہے۔ دانتوں کے امراض یا مسوڑھوں میں بیکٹیریا کی موجودگی مٹاپے اور ذیابیطس ٹائپ ٹو کو مزید بدتر بنا دیتے ہیں اور جان لیوا ہارٹ اٹیک کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ محققین کے مطابق دن بھر میں 2 مرتبہ برش کرنے کی عادت مسوڑھوں اور دل کے امراض کی روک تھام کرتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 25 فروری 2016ء)

## سٹرابری وٹامن سی کا مجموعہ

سٹرابری میں شامل اینٹی آکسائیڈنٹ خون کی شریانوں کو کھولنے میں مدد فراہم کرسکتا ہے، جو دوران خون کو معمولی پر رکھ کر ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ کم کر سکتا ہے، سٹرابری میں پوٹاشیم کی بھی کافی مقدار موجود ہوتی ہے، جو بلڈ پریشر کو کنٹرول رکھنے کیلئے اہم جزو ہے اور طبی ماہرین ہر بالغ شخص کو 4700 ملی گرام پوٹاشیم روزانہ استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

(روزنامہ آج 29 فروری 2016ء)

## بادام مٹاپے سے بچاؤ میں معاون

امریکہ کی فلوریڈا یونیورسٹی میں کی گئی تحقیق میں بادام کو مٹاپے سے نجات پانے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، ماہرین کے مطابق روزانہ 40 گرام بادام کھانے سے کسی بھی فرد کے غذائی معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، محققین کا ماننا ہے کہ بادام کھانے کی عادت ڈالنی چاہئے کیونکہ بادام جسم میں کیلوریز کی مقدار کم کرنے کے ساتھ پروٹین بھی فراہم کرتا ہے، باداموں کا استعمال معمول بنا لینے سے بڑھتی ہوئی عمر کے بھی بہت سے مسائل سے بچا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ آج 29 فروری 2016ء)

## چقندر کا جوس بلڈ پریشر کنٹرول کرنے میں معاون

امریکی ماہرین کی تحقیق کے مطابق روزانہ چقندر کا رس پینے والے افراد کا بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے اور انہیں ورزش کرنے کی قوت بھی فراہم کرتا ہے۔ امریکہ کے سائنسدانوں کی ٹیم نے دل کے مریضوں پر چقندر کے جوس کے اثرات کا مطالعہ کیا ہے۔ ماہرین نے چقندر کا رس دل کے بوڑھے مریضوں میں آزمایا تو حیران کن نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ دل کے مریضوں کے علاوہ کوئی صحت مند افراد بھی ورزش کے دوران سانس پھولنے اور تھکاوٹ کا شکار ہوتے ہیں۔

تحقیق کے دوران انہوں نے محسوس کیا کہ صرف ایک ہفتے ایک گلاس چقندر کا جوس پینے سے ورزش کی صلاحیت 24 فیصد بہتر ہوئی۔ جس میں سائیکل چلانے کا وقت اور دوڑنا بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ بلڈ پریشر میں 5 سے 10 پوائنٹ کی واقع ہوئی اور اس دوران بدن پر کوئی مضر اثرات بھی مرتب نہیں ہوئے۔ چقندر کا رس نائٹریٹ سے بھرپور ہوتا ہے جو بلڈ پریشر کنٹرول کرنے اور دل کی قوت بڑھانے کیلئے قوت فراہم کرتا ہے۔

## کالی مرچ

☆ منہ کی بدبو ختم کر دیتی ہے۔

☆ گلے کی خراش دور کرتی ہے۔

☆ شہد میں ملا کر کھانے سے کھانسی دور ہوتی ہے۔

☆ گردے کے درد والے حضرات کالی مرچ نہ کھائیں۔

(ملکی نیوز 9 نومبر 2015ء)

☆......☆......☆

کوالیفائیڈ طبیب کی ضرورت ہے۔
مینیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6212434,6211434

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد سیکٹر دارالعلوم (ب)

## وہ ملک جو دوسرے ممالک میں واقع ہیں

### ویٹی کن سٹی اٹلی (Vatican City)

رقبے اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کے سب سے چھوٹے ملک کا اعزاز رکھنے والے ویٹی کن سٹی اسٹیٹ اٹلی کے دارالحکومت روم میں واقع ہے۔ اس خودمختار ریاست کی آبادی محض 840 نفوس پر مشتمل ہے، جبکہ رقبہ 0.44 مربع کلومیٹر ہے۔ کیتھولک عیسائیوں کیلئے مرکزی مقام کی حیثیت رکھنے والی یہ ریاست 1929ء میں قائم کی گئی۔ ویٹی کن سٹی میں عیسائیوں کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا کی رہائش گاہ بھی ہے، جو ریاست کے سربراہ بھی ہوتے ہیں۔ خوبصورت مجسموں، فواروں اور رنگ برنگے پھولوں سے سجی یہ ریاست چاروں جانب دیواروں سے گھری ہوئی ہے۔ اٹلی کی حدود میں واقع ہونے کے باعث ویٹی کن سٹی کے دفاع کی ذمہ داری اٹلی کے پاس ہے۔

### سان مارینو اٹلی (San Marino)

سان مارینو ایک مستری کی بسائی ہوئی بستی ہے جو ایک خودمختار ملک کا درجہ رکھتی ہے۔ سان مارینو کا محل وقوع بھی اٹلی ہے اور یہ ملک بھی چاروں جانب سے اٹلی کی سرزمین سے گھرا ہوا ہے۔ 301ء میں مارینوس نام کے ایک مستری کے ہاتھوں قائم ہونے والی اس ریاست کے بارے میں مقامی افراد کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا کی سب سے قدیم آباد جمہوری ریاست ہے۔ 61 مربع کلومیٹر پر محیط یہ ریاست دنیا کی تیسری سب سے چھوٹی ریاست میں شمار کی جاتی ہے، جس کی آبادی تقریباً ساڑھے بتیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اٹلی کے شمال مشرقی پہاڑی سلسلے ایمیلیا رومانیا اور مارکے ریجن میں واقع جمہوریہ سان مارینو میں فوج نہیں ہے اور اس کے دفاع کی ذمہ داری بھی اٹلی کی افواج کرتی ہیں۔

### لیسوتھو۔ جنوبی افریقہ (Lesotho)

جنوبی افریقہ کی حدود میں واقع یہ ملک بنیادی طور پر کنگڈم آف لیسوتھو کہلاتی ہے اور یہاں پر آئینی بادشاہت قائم ہے۔ 20 ہزار مربع کلومیٹر کے رقبے اور 20 لاکھ نفوس پر مشتمل آبادی والے ملک لیسوتھو کے اطراف میں جنوبی افریقہ کے شہر پیٹر مارتیز برگ اور بلو مفونٹین واقع ہیں۔ لیسوتھو کی عوام نے 4 اکتوبر 1966ء کو برطانیہ سے آزادی حاصل کی اس سے قبل لیسوتھو کو باسوتو لینڈ کہا جاتا تھا، اگرچہ یہاں کی چالیس فیصد عوام خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے تعلیم کے شعبے پر بہت توجہ دی گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں چودہ سال سے زائد عمر کے افراد میں شرح خواندگی 85 فیصد تک ہوگئی ہے، جو شرح خواندگی کے حوالے سے براعظم افریقہ کے ممالک میں سب سے زیادہ ہے۔ لیسوتھو کو، جغرافیائی لحاظ سے ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ یہ دنیا کا واحد ملک ہے، جو مکمل طور پر سطح سمندر سے ایک ہزار میٹر بلند ہے۔

(سنڈے ایکسپریس یکم نومبر 2015ء)

### ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 7 اپریل

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:26 |
| طلوع آفتاب | 5:48 |
| زوال آفتاب | 12:11 |
| غروب آفتاب | 6:34 |
| زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت | 32 سنٹی گریڈ |
| کم سے کم درجہ حرارت | 17 سنٹی گریڈ |

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
محمد دین میموریل ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

Warda فیبرکس
گرمی آئی لان لائی
لان ہی لان
تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے
کالج روڈ ربوہ: 0322-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

اعلیٰ کوالٹی
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
مناسب دام
اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
کار کرایہ پر حاصل کریں۔
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

FR-10